ماہوار خبرنامہ : دسمبر ۱۹۹۹ء

مرکزی احمدیہ انجمن لاہور۔پاکستان دار السلام' ۵-عثمان بلاک' نیو گارڈن ٹاؤن' لاہور۔پاکستان

صرف احباب جماعت کے لئے

حضرت امیر کی صحت کے بارے میں

حضرت امیر ڈاکٹر اصغر حمید صاحب کی صحت خدا کے فضل و کرم سے کافی بہتر ہے اور دفتری امور کی نگرانی حسب معمول فرما رہے ہیں۔ ان کی درخواست ہے کہ ان کی کامل صحت اور خدمت دین کی توفیق کے لئے احباب اپنی پر خلوص دعائیں جاری رکھیں۔

ارشاد امیر احباب جماعت کے نام

احباب جماعت خود بھی نماز پنجگانہ کا اہتمام کریں۔ بچوں کو بھی تلقین کریں۔ نماز تہجد کی بھی عادت ڈالیں اور اس پر مستقل مزاجی سے قائم رہیں۔ دین اسلام اور جماعتی ترقی کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ تبلیغ و اشاعت دین اور استحکام جماعت کے لئے اپنے اموال انجمن کے نام وقف کریں۔

عید مبارک اور اکیسویں صدی کے لئے پُر خلوص دعائیں

اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں نہایت عاجزی سے دعا ہے کہ وہ نئی صدی کو امت مسلمہ کے لئے امن اور سلامتی کا آغاز ثابت کرے۔ آمین!

سالانہ دعائیہ

۲۳ کو خواتین کا اور ۲۴، ۲۵، ۲۶ دسمبر کو احباب کے لئے اجتماع، جامع دارالسلام، ۵ عثمان بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور میں ہو گا

ملفوظات حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روحانی رزق اس قدر ملا کہ آپؐ سب پر غالب آئے

"آنحضرت صلعم کو باوجود امی ہونے کے تمام جہان کا مقابلہ کرنا تھا جس میں اہل کتاب، فلاسفر، اعلیٰ درجہ کے علمی مذاق والے لوگ اور عالم فاضل شامل تھے۔ لیکن آپؐ کو روحانی رزق اس قدر ملا کہ آپؐ سب پر غالب آئے اور ان سب کی غلطیاں نکالیں۔

یہ روحانی رزق تھا کہ جس کی نظیر نہیں۔ متقی کی شان میں دوسری جگہ یہ بھی آیا ہے ان اولیاء ہ الا المتقون (س۹) اللہ تعالیٰ کے ولی وہ ہیں جو متقی ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے دوست۔ پس یہ کیسی نعمت ہے کہ تھوڑی سی تکلیف سے خدا کا مقرب کہلائے۔ آج کل زمانہ کس قدر پست ہمت ہے۔ اگر کوئی حاکم یا افسر کسی کو یہ کہہ دے کہ تو میرا دوست ہے۔ یا اس کو کرسی دے اور اس کی عزت کرے تو وہ شیخی کرتا ہے۔ فخر کرتا پھرتا ہے۔ لیکن اس انسان کا کس قدر افضل رتبہ ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ اپنا ولی یا دوست کہہ کر پکارے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول اکرمؐ کی زبان سے یہ وعدہ فرمایا ہے۔ جیسے بخاری کی ایک حدیث میں وارد ہے لا یزال یتقرب عبدی بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ و بصرہ الذی یبصر بہ و یدہ التی یبطش بھا و رجلہ التی یمشی بھا و لئن سالنی لاعطینہ و لئن استعاذنی لاعیذنہ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا ولی ایسا قرب میرے ساتھ بذریعہ نوافل پیدا کر لیتا ہے۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ کو نہ چھوڑو

"میں یہ بھی تمہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ بہت سے لوگ ہیں جو اپنے تراشے ہوئے وظائف اور اوراد کے ذریعہ سے ان کمالات کو حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ یا خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرنا چاہتے ہیں لیکن میں تمہیں کہتا ہوں کہ جو طریق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار نہیں کیا۔ وہ محض فضول ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر منعم علیہم کی راہ کا سچا تجربہ کار اور کون ہو سکتا ہے۔ جن پر نبوت کے بھی سارے کمالات ختم ہو گئے۔ آپؐ نے جو راہ اختیار کی وہ بہت ہی صحیح اور اقرب ہے۔ اس راہ کو چھوڑ کر دوسری راہ ایجاد کرنا خواہ وہ بظاہر کتنی ہی خوش کن معلوم ہوتی ہو۔ میری رائے میں ہلاکت ہے اور خدا تعالیٰ نے مجھ پر ایسا ہی ظاہر کیا ہے۔"

جلسہ سالانہ کے اغراض

"اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔ پھر اس کے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا اور اس جماعت کے تعلقات اخوت استحکام پذیر ہوں گے۔

ماسوا اس کے اس جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام کے قبول کرنے کے لئے طیار ہو رہے ہیں۔

اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلاء کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آئیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ عنقریب وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ اس مذہب میں نہ نیچریت کا نشان رہے گا اور نہ نیچر کے تفریط پسند اور اوہام پرست مخالفوں کا نہ خوارق کے انکار کرنے والے باقی رہیں گے اور ان میں بیہودہ اور بے اصل اور مخالف قرآن روایتوں کو ملانے والے۔

اور خدا تعالیٰ اس امت وسط کے لئے بین بین کی راہ زمین پر قائم کر دے گا وہی راہ جس کو قرآن لایا تھا۔ وہی راہ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سکھلائی تھی وہی ہدایت جو ابتدا سے صدیق اور شہید اور صلحا پاتے رہے۔ یہی ہو گا ضرور یہی ہو گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔ مبارک وہ لوگ جن پر سیدھی راہ کھولی جائے۔

بالآخر میں دعا پر ختم کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرماوے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطا اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔ (۷ دسمبر ۱۸۹۴ء)

○ نکاح

شبان الاحمدیہ کے نہایت سرگرم رکن اور کمپیوٹر پروگرام کے انچارج فواد عزیز ولد چوہدری نذیر احمد صاحب مرحوم کا نکاح محترم چوہدری احمد دین صاحب کی دختر نیک اختر نگہت دین سے انجام پایا۔ نکاح محترم ناصر احمد صاحب نے جامع دارالسلام، لاہور میں پڑھا۔ فواد صاحب کمپیوٹر میں مزید تحصیل علم کے لئے امریکہ چلے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو روشن مستقبل عطا فرمائے۔

○ وفات

یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ دی جا رہی ہے کہ پشاور میں ہمارے نہایت مخلص اور قابل بھائی محترم شیخ شریف احمد صاحب جو عرصہ سے بیمار تھے۔ قضائے الٰہی سے ۲ دسمبر ۱۹۹۹ء کو وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم مدت مدید تک مجلس معتمدین کے ممبر رہے اور ایک علم دوست شخص تھے۔ ان کی تحریر اور تقریر میں ایک خاص رنگ تھا جو لوگوں کو بے حد متاثر کرتا تھا۔ جماعت کے بزرگوں کے حالات اور واقعات سے بڑی واقفیت رکھتے تھے۔ لندن مشن میں امامت کے فرائض بڑے اخلاص اور تندہی سے ادا کئے اور جلد ہی وہاں کے احباب میں بے حد مقبول ہوئے۔ جلسہ سالانہ میں ان کی تقریر خاص دلچسپی سے سنی جاتی تھی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ ان کے داماد بشیر احمد خاں صاحب ڈی ایس پی بھی ان کی طرح تحریک سے بے حد لگاؤ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور مرحوم کے بچوں اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ تعزیت کے لئے پتہ: بشیر احمد خان صاحب ڈی ایس پی ۱۸۔ گنرز لین، فورٹ روڈ، پشاور کینٹ۔ فون: ۰۹۱-۲۷۲۲۶۷

○ قاہرہ، مصر میں ایک سول انجینئر خاتون کا جماعت میں شمولیت

رپورٹ از محترمہ ثمینہ ساہو خان

اس دفعہ البانیہ کے دورے کے بعد میں قاہرہ، مصر گئی تاکہ محترم بہن ماہا دبوس سے ملوں جن سے میری خط و کتاب گذشتہ دو ماہ سے ہو رہی تھی۔ محترمہ بہن ماہا جو مصری ہیں انہوں نے ۱۹۸۹ء میں جماعت قادیان میں شمولیت اختیار کی تھی جبکہ انہیں یقین ہو گیا کہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ ہی مسیح موعود ہیں۔ اس بنا پر ان کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اور ذاتی طور پر نقصانات اٹھانے پڑے لیکن وہ اپنے ایمان پر قائم رہیں۔ گذشتہ دس سال سے وہ انگلستان میں تھیں اور جماعت قادیان کی نہایت سرگرم رکن تھیں۔ وہ عربی میں مضامین کا ترجمہ کرتیں اور متعدد مرتبہ جماعت قادیان کے موجودہ خلیفہ کے لئے مترجم کے فرائض بھی سرانجام دیتی رہیں۔

حال ہی میں انہوں نے مصر میں انٹرنیٹ پر احمدیہ ویب سائٹ تلاش کرنی شروع کی تو ان کا ہماری وب سائٹ سے رابطہ ہو گیا۔ اس ویب سائٹ پر انہوں نے میرے گذشتہ مصر کے دورے کی رپورٹ دیکھی جس میں ریلیجن آف اسلام کے عربی ترجمہ کی تلاش میں مَیں الازہر یونیورسٹی قاہرہ گئی تھی۔ وہ اس بات پر حیران تھیں کہ ایک احمدی خاتون کس طرح الازہر یونیورسٹی جا کر وہاں کے ذمہ دار لوگوں سے گفت و شنید کر سکتی ہیں۔ انہوں نے ہماری ویب سائٹ کو تفصیل سے دیکھنا شروع کیا تو انہیں بانی سلسلہ احمدیہ کے عقائد اور دعاوی کے متعلق مضامین اور دلائل ملے کہ انہوں نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور ان سے ان کو تسلی ہوئی کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے متعلق جو بیان کیا گیا ہے وہ واقعی درست ہے۔ پھر انہوں نے ای میل کے ذریعہ مجھ سے رابطہ قائم کیا اور اس طرح دوستانہ تعلقات بڑھنے لگے۔ ہم تقریباً ہر روز ای میل کے ذریعہ گفتگو اور تبادلہ خیالات کرتے۔ محترمہ بہن کے ذہن میں بے شمار سوالات تھے۔ کچھ تو انہوں نے ای میل کے ذریعہ پوچھے لیکن اپنی پوری تسلی کے لئے ان کی خواہش

تھی کہ میں ان سے ملوں۔ انہوں نے اسلام کے بارے میں ہمارے لٹریچر کی درخواست کی خاص طور پر جس کا تعلق دونوں جماعتوں کے اختلافات کے بارے میں ہو۔ میں نے ان کو کتب اور لٹریچر ارسال کر دیا اور یہ بھی اطلاع دی کہ میں البانیہ کے دورے کے بعد مصر بھی آؤں گی۔

جب میں قاہرہ پہنچی تو ائرپورٹ پر محترمہ بہن ماہا دبوس مجھے لینے آئی ہوئی تھیں۔ ان کو دیکھتے ہی مجھے ایسا محسوس ہوا کہ ہم گہرے دوست ہیں۔ وہ ایک نہایت ہی خوشگوار اور مخلص خاتون ہیں۔ میں نے جتنی کتب ان کو بھیجی تھیں ان میں سے اکثر کو وہ پڑھ چکی تھیں اور ان کو لاہور جماعت کے خیالات اور عقائد کی صحت کا یقین ہو گیا تھا۔ میں ان کی ذہانت، اخلاص اور محبت سے بے حد متاثر ہوئی۔ ساری رات ہم تحریک احمدیت کے بارے میں ہی گفتگو کرتے رہے۔ میں ان کی ایمانداری، دلیری اور ارادہ کی مضبوطی کو دل ہی دل میں داد دے رہی تھی کہ جب انہوں نے کسی سچائی کو مان لیا تو پھر اس پر مضبوطی سے قائم رہتی ہیں۔ میں دو دن وہاں رہی اور ایسا لگا کہ میں اپنے گھر میں رہ رہی ہوں اور جب میں وہاں سے آنے لگی تو ہماری آنکھوں میں آنسو تھے۔

آج مجھے ای میل کے ذریعہ ان کا دستخط شدہ بیعت فارم ملا ہے۔ میں اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں۔

میری خوشی کی کوئی انتہا نہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے بے حد شکر گذار ہیں کہ اس نے ایسی مخلص، لائق اور مضبوط ارادے والی خاتون عطا فرمائی ہے۔ ہم سب کی پُرخلوص دعائیں محترمہ بہن کے لئے جاری رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ اس بہن کو دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کی ہر طرح سے حفاظت فرمائے۔

محترمہ ماہا دبوس کا تفصیلی مضمون جس میں انہوں نے تحریک احمدیت میں شمولیت کی تفصیلات دی ہیں۔ انشاء اللہ آئندہ خبرنامہ میں شائع کیا جائے گا۔

○ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی طرف دعوی نبوت منسوب کرنا غلط ہے

کتاب ”منن الرحمٰن“ کے عربی حصہ کا ایک اہم حوالہ

جس میں **لا نبی بعدہ** کا ترجمہ قادیانی احباب چھوڑ گئے ہیں۔

محترم بزرگ محمد ابراہیم صاحب کے غیر مطبوعہ مضمون پر انگریزی اخبار ”لائٹ“ کا تبصرہ

از ڈاکٹر زاہد عزیز۔ انگلستان۔

پاکستان کے شمال مغربی سرحدی صوبہ میں مانسہرہ کے قریب ایک گاؤں داتا کے ہمارے محترم بزرگ محمد ابراہیم صاحب نے کچھ عرصہ ہوا ایک تفصیلی مضمون بعنوان ”حضرت مرزا صاحب نے دعوی نبوت نہیں کیا بلکہ ختم نبوت کی زور دار تصدیق کی ہے“ لکھا۔ جو بوجوہ اب تک شائع نہیں ہو سکا۔ امید ہے کہ رسالہ ”پیغام صلح“ کے آئندہ شمارے میں یہ شائع ہو جائے گا۔ مضمون نگار کے نزدیک اس مضمون کے لکھنے کی وجہ ایک زبردست حوالہ ہے جو اس سے پیشتر ہماری جماعت کی طرف سے کبھی پیش نہیں کیا گیا۔ یہ ایک الہام ہے جس کا ذکر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے اپنی مشہور کتاب

"منن الرحمٰن" کے عربی حصہ میں کیا ہے۔ اس کے عربی الفاظ اور ربوہ سے شائع شدہ کتاب میں دیئے گئے اردو ترجمہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:

و ما هذا الا فضل ربي انه اراني سبل الصادقين- و علمني فاحسن تعليمي و فهمني فاكمل تفهيمي و عصمتي من طرق الخاطئين- و اوحى الى ان الدين هو الاسلام و ان الرسول هو المصطفے السيد الامام رسول امي امين- فكما ان ربنا احد يستحق العبادة وحده- فكذلك رسولنا المطاع واحد لا نبي بعده و لا شريك معه و انه خاتم النبيين- فاهتديت بهداه و رايت الحق بسناه و رفعتني يداه و رباني ربي كما يربي عباده المجذوبين و هداني و ادراني و اراني ما اراني حتى عرفت الحق بالدلائل القاطعة و جدت الحقيقة بالبراهين الساطعة و وصلت الى حق اليقين-

اور یہ خاص فضل الٰہی ہے اسی نے مجھ کو صادقوں کی راہیں دکھائیں اور اس نے مجھ کو سکھلایا اور سمجھایا اور کامل سمجھایا اور خطا کی راہوں سے مجھے بچا لیا۔ اور مجھے الہام کیا کہ دین اللہ اسلام ہی ہے اور سچا رسول مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سردار امام ہے جو رسول امی امین ہے۔ پس جیساکہ عبادت صرف خدا کے لئے ہے اور وہ واحدہ لا شریک ہے۔ اسی طرح ہمارا رسول اس بات میں واحد ہے کہ اس کی پیروی کی جائے اور اس بات میں واحد ہے کہ وہ خاتم الانبیاء ہے۔ پس میں نے اس کی ہدایت سے ہدایت پائی اور اس کی روشنی سے میں نے حق کو دیکھا اور اس کے دونوں ہاتھوں نے مجھے اٹھا لیا اور میرے رب نے میری ایسی پرورش کی جیساکہ وہ ان لوگوں کی پرورش کرتا ہے جن کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس نے مجھ کو ہدایت دی اور علم بخشا اور دکھلایا جو دکھلایا۔ یہاں تک کہ میں نے دلائل قاطعہ کے ساتھ حق کو پہچان لیا اور روشن براہین کے ساتھ حقیقت کو پا لیا اور میں حق الیقین تک پہنچ گیا۔ (سلسلہ تالیفات حضرت بانی جماعت احمدیہ روحانی خزائن جلد ۹، ناشر، الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ، ربوہ ص۱۶۴)

یہ حوالہ "منن الرحمٰن" کے عربی حصہ سے لیا گیا ہے۔ محترم ابراہیم صاحب کے مسودہ کو پڑھنے کے بعد ہم نے اس حوالہ کو روحانی خزائن کی مذکورہ جلد میں چیک کیا جو ربوہ سے شائع ہوئی ہے۔ اس میں عربی کے نیچے اس کا اردو ترجمہ درج ہے لیکن ترجمہ میں الفاظ **لا نبي بعده** (یعنی اس کے بعد کوئی نبی نہیں) کا ترجمہ چھوڑ دیا گیا ہے۔

اس سلسلہ میں ہم نے "تذکرہ" جس میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے جملہ الہامات کو اکٹھا کیا گیا ہے اس کے انگریزی ترجمہ کو بھی دیکھا اس میں بھی **لا نبي بعده** کا ترجمہ اردو کی طرح چھوڑ دیا گیا ہے۔ یہ انگریزی ترجمہ محترم چوہدری ظفراللہ خان صاحب نے کیا ہے۔ انگریزی ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

"It has been revealed to me that the true faith is Islam and the true Prophet is Mustafa, peace and blessings of Allah be upon him, who is the Chief spiritual leader and the immaculate and trusty Messenger. Thus as worship is due to God alone, Who is One without associate, in the same way obedience is due to His Messenger alone, for he is unique in that he is the Seal of the Prophets (*Minan-ur-Rahman*, p.20)."

یعنی محترم ظفراللہ خان صاحب نے بھی اپنے ترجمہ میں یہ الفاظ **لا نبي بعده** "There is no Prophet after him" درج نہ کئے جو **انه خاتم النبيين** سے پہلے آنے چاہئے تھے۔ محترم چوہدری ظفراللہ خاں صاحب عربی کا خوب علم رکھتے تھے تبھی تو قرآن مجید اور ایک مجموعہ احادیث کا انگریزی میں ترجمہ کر سکے۔ اور یہ ممکن نہیں کہ ترجمہ کرتے وقت انہیں نظر نہ آیا ہو گا

کہ عربی میں الفاظ لا نبی بعدہ موجود ہیں جن کا ترجمہ بھی ہونا چاہئے تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے قادیانی حضرات نے الہام کی عربی عبارت کا اردو اور انگریزی میں ترجمہ کرتے وقت عمداً لا نبی بعدہ کا ترجمہ چھوڑ دیا ہے۔

ایک قادیانی عالم عبدالحمید صاحب نے "منن الرحمٰن" کا انگریزی میں ترجمہ بھی "عربیک، مدر آف آل لینگوئجز" کے نام سے ۱۹۶۳ء میں شائع کیا (بقول مترجم کے انہوں نے یہ ترجمہ اردو سے کیا ہے) اس انگریزی ترجمہ کے الفاظ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

"So, just as, worship is for God alone Who is One without an associate, our Prophet too is unique in this respect that it is he who is to be followed. He is one by himself in this that he is the Seal of Prophets." (pp.49-50, published in 1979, Lagos)

اس میں بھی رسولنا المطاع واحد (ہمارا رسول اس بات میں واحد ہے کہ اس کی پیروی کی جائے) کے بعد لا نبی بعدہ (کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں) کا ترجمہ چھوڑ دیا گیا ہے۔

قادیانی حضرات شاید اس کا یہ جواز پیش کریں گے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے بعد میں اس بارے میں اپنے خیالات بدل لئے تھے لیکن اس حوالہ میں آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ بذریعہ الہام نازل کیا ہے کہ رسول اکرم صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہ بالکل وہی بات ہے جو رسول اکرم صلعم کی مشہور حدیث لا نبی بعدی یعنی کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، میں بیان کی گئی ہے۔ اس لئے یہ بات واضح ہے کہ اس الہام کے درج کرنے کے ذریعہ وہ اپنا صرف عقیدہ ہی بیان نہیں کر رہے بلکہ اس بات کو بھی بیان کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات بذریعہ الہام ان پر نازل کی ہے۔ فرض کیا کہ اس امکان کو اگر مان بھی لیا جائے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنے پہلے عقیدے میں بعد میں "تبدیلی" کرلی تھی لیکن یہ بات تو تسلیم نہیں کی جا سکتی کہ خدا نے پہلے تو ایک غلط الہام نازل فرمایا کہ رسول اکرم صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں اور پھر بعد میں خود ہی اپنے پہلے الہام کی تصحیح فرما دی۔ ویسے بھی ایسا کوئی الہام بانی سلسلہ احمدیہ کی کسی تحریر، اشتہار یا ملفوظات میں نہیں جس میں اس پہلے الہام کی تصحیح کا ذکر ہو۔

○ الحاج مولانا عبدالرحیم جگو صاحب کا یوتریخت، ہالینڈ سے تازہ خط

ستمبر، اکتوبر اور نومبر کے خبرناموں میں ہم محترم الحاج مولانا عبدالرحیم جگو صاحب امام یوتریخت احمدیہ سینٹر اور ان کے دو ساتھی جناب محمد اسلام علی صاحب اور جناب عبدالظہور صاحب کے پاکستان اور انڈونیشیا کے بارے میں تفصیلی رپورٹ شائع کر چکے ہیں۔ جماعت کے ان تین مخلص بھائیوں کا یہ دینی دورہ خدا کے فضل و کرم سے کافی کامیاب رہا۔ جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ یہ دورہ ہالینڈ سے شروع ہوا۔ پاکستان، سنگاپور، انڈونیشیا، فجی، نیوزی لینڈ، آسٹریلیا اور امریکہ میں جا کر ختم ہوا۔ محترم مولانا جگو صاحب اپنے تازہ خط میں لکھتے ہیں:

"انڈونیشیا کی جماعت کے لوگوں سے میری تقریباً ۵۰ سال سے واقفیت ہے کئی مرتبہ وہاں کا دورہ کر چکا ہوں۔ کرنل محمد بہرون، کرنل سوگیتو، محمد سودیو جنھوں نے قرآن مجید کا انگریزی سے ڈچ میں ترجمہ کیا۔ پروفیسر محمد ارشاد صاحب، پروفیسر محمد احمد صاحب یہ سب تحریک احمدیت انڈونیشیا کے بانی مبانی تھے جو اب اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں لیکن ان کے بعد پروفیسر احمد صاحب،

امام موسیٰ صاحب، منصور بسکوکی صاحب، علی یاسر صاحب اور نوجوانوں میں یاتمین صاحب، سورایودہ اور دیگر کئی سرگرم نوجوان جماعت کے کام کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ جکارتہ میں چند دن ٹھہر کر کار کے ذریعہ جوگجا کارتہ گئے۔ جہاں ایک بڑی جماعت ہے۔ یہاں کثرت سے لوگ اجلاس میں شریک ہوئے۔ پھر اس جگہ سے ایک اور قریبی شہر قدیری گئے۔ ان سب جماعتوں نے بڑی گرمجوشی سے استقبال کیا اور اجلاسوں میں شرکت کی اور تقاریر ہوئیں۔ ان شہروں کے بعد واپس جکارتہ آ گئے۔ جمعہ کا دن تھا۔ جمعہ کا خطبہ اور نماز پڑھائی۔ وہاں سے ہم لوگ نیوزی لینڈ کے لئے روانہ ہوئے۔ یہاں جناب عابد رضا صاحب ائرپورٹ پر ہمیں لینے آئے ہوئے تھے۔ ہوٹل میں قیام رہا۔ دوسرے دن شام کو احباب جماعت سے ملاقات ہوئی۔ اگلے روز محترم حنیف بخش صاحب نے کار میں مختلف جگہوں کی سیر کرائی۔ پھر جمعہ آ گیا۔ مجھ سے درخواست کی گئی کہ میں جمعہ کا خطبہ دوں اور نماز پڑھاؤں۔ روانگی سے پیشتر جناب عابد رضا صاحب کے مکان پر ایک پر تکلف دعوت کا اہتمام تھا جس میں تمام احباب جماعت نے شرکت کی۔ نماز مغرب اور نماز عشاء باجماعت ادا کی گئیں اور تحریک احمدیت کے بارے میں میرا لیکچر ہوا۔

آسٹریلیا سے روانہ ہو کر ہم فجی پہنچے۔ جہاں فجی جماعت کے اکابرین سے ملاقات ہوئی اور ماسٹر عبدالسلام صاحب سے بھی ملاقات ہوئی جو لاہور پاکستان سے وہاں امامت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ مجھ سے کہا گیا کہ قیام کے دوران میں درس قرآن مجید دوں۔ فجی سے مختصر دورے پر ہم لوگ کیلیفورنیا، امریکہ گئے۔ جہاں محترم مسعود اختر صاحب، جناب ظفر عبداللہ صاحب، جناب عبدالستار صاحب اور دیگر احباب سے ملاقات ہوئی۔ یہاں پر اتوار کو مختلف گھروں میں درس قرآن مجید ہوتا ہے۔ اس خط کے ذریعہ میں مرکزی انجمن لاہور، اور اسی طرح انڈونیشیا، نیوزی لینڈ، آسٹریلیا، فجی اور کیلیفورنیا کے احباب کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میری اور میرے ساتھیوں کا نہایت گرمجوشی سے استقبال کیا اور مہمان نوازی کا خوب حق ادا کیا۔ ان تمام احباب سے مل کر ہمیں تقویت حاصل ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم امام وقت کے مشن کو کہ اسلام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچایا جائے، پورا کر سکیں۔

○ ٹرینیڈاڈ سے سہ ماہی رسالہ "دی میسیج"

ہماری جماعت کے نہایت سرگرم اور قابل بھائی محترم کلام آزاد صاحب دی مسلم لٹریری ٹرسٹ کے زیر انتظام ایک سہ ماہی رسالہ "دی میسیج" نکال رہے ہیں۔ اس سے پہلے ہم خبر دے چکے ہیں کہ انہوں نے قرآن مجید کے آخری ۱۵ سورتوں کا حضرت ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی تفسیر پارہ عم، انوارالقرآن میں سے تفسیر کا خوبصورت انگریزی میں ترجمہ کیا ہے۔ جس کو ٹرسٹ کتاب کی شکل میں شائع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے منظوم کلام "در ثمین" میں سے تقریباً ۱۵ منتخب ٹکڑوں کو بھی انگریزی میں ترجمہ کیا ہے۔ قرآن مجید کی تفسیر اور منظوم کلام کا انگریزی ترجمہ رسالہ "دی میسیج" میں قسط وار باقاعدگی سے شائع ہو رہے ہیں۔ ستمبر کے شمارے میں سورۃ التین کی تفسیر اور قرآن مجید کی تعریف میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا منظوم کلام "در ثمین" میں سے شائع کیا گیا ہے "ہے شکر رب عزوجل خارج از بیاں"۔ ان کے علاوہ حضرت امیر ڈاکٹر اصغر حمید صاحب کا بین الاقوامی احمدیہ کنونشن، سرینام کے نام پیغام، انگلستان کے ہمارے نہایت مخلص بھائی جناب ایم ہارون

صاحب کا "اسلام میں عائلی زندگی" اور ناصر احمد صاحب کا عیدالاضحیٰ کا خطبہ جو انہوں نے فائر برن مسجد، فری پورٹ، ٹرینیڈاڈ میں دیا تھا شامل اشاعت ہیں۔

حضرت ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی سلیس اور خوبصورت تفسیر "انوارالقرآن" میں سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی تفسیر پاکٹ سائز میں اردو میں آفتاب الدین احمد رفاہی ٹرسٹ، لاہور نے اور انگریزی میں جارج ٹاؤن، گیانا کے ہمارے مخیر بھائی محترم فاروق امین صاحب نے شائع کی ہے۔

○ احمدیہ مشن، لندن

تجہیز و تکفین: احباب جماعت کے لئے ۲۵ ہزار پونڈ میں قبرستان کی زمین کا ٹکڑا خرید لیا گیا ہے۔ اس میں سے دس ہزار پونڈ تو نقد ادا کر دیئے گئے تھے۔ ۱۲ ہزار پونڈ عطیہ اور پیشگی رقوم کے شکل میں وصول ہوئے ہیں۔ انشاء اللہ بقیہ رقم کا بھی بندوبست ہو جائے گا۔ اسی طرح تجہیز و تکفین کے اخراجات جو انگلستان میں کافی زیادہ ہوتے ہیں ان کی انشورنس کا بھی بندوبست کیا جا رہا ہے تاکہ ماہوار آسان قسطوں پر انشورنس ہو جائے اور احباب کو مشکلات کا سامنا نہ ہو۔

ماہوار اجلاس: دارالسلام، ویمبلے میں ہر ماہ کی پہلی اتوار کو اجلاس کا سلسلہ نہایت باقاعدگی سے جاری ہے۔ اسی طرح ماہ رمضان میں ہر ہفتہ کو افطار پارٹی، تقریر اور نماز تراویح کا انتظام ہوتا ہے۔اس سلسلہ میں محترمہ جمیلہ خان، محترم شاہد عزیز صاحب اور محترمہ بانو انور صاحبہ کی خدمات قابل قدر ہیں۔

اس وقت ہمارے پیش نظر جولائی سے اکتوبر تک کے ماہوار بلیٹن ہیں جس کو جماعت کے ایک نہایت لائق اور محترم بھائی اور سیکرٹری محترم شاہد عزیز صاحب باقاعدگی سے مرتب کرتے ہیں اور اس کی طباعت اور ترسیل کا کام بھی کرتے ہیں۔ چند ماہوار اجلاسوں کے موضوعات یہ تھے۔ عید میلادالنبیؐ، اوہائیو احمدیہ کنونشن ۱۹۹۹ء، سورۃ الانعام۔ اس ماہوار بلیٹن میں جماعت کی سرگرمیوں کے علاوہ کئی موضوعات پر مضامین بھی شائع ہوتے ہیں۔ زیر نظر شمارہ میں جن موضوعات پر مضامین شائع ہوئے وہ یہ ہیں: اسلام میں جہاد کا تصور، حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دینی اور علمی کارنامے، گلاسگو ریڈیو پر رمضان پروگرام کے بارے میں ہمارے بھائی محترم طاہر نعیم صاحب کا تبصرہ۔

○ فجی احمدیہ جماعت کا سہ ماہی رسالہ "پیغام حق"

فجی احمدیہ انجمن نہایت باقاعدگی سے سہ ماہی رسالہ "پیغام حق" اور دیگر کارگذاریوں کی رپورٹیں شائع کرتی رہتی ہے۔ سہ ماہی رسالہ انگریزی اور اردو دونوں زبانوں میں شائع ہوتا ہے۔ اس کے مدیر ہمارے نہایت سرگرم اور محنتی بھائی جناب محمد افروز شاہ صاحب ہیں۔ انگریزی حصہ میں قرآن مجید کے متن کے محفوظ ہونے اور بائبل کے متن میں تحریف، معراج النبی صلعم، رسول اکرم کا اسوہ حسنہ اور اسلامی اتحاد کی ضرورت سے متعلق مضامین اور اردو حصہ میں حضرت مسیحؑ کے دوبارہ نزول کے بارے محترم حافظ شیر محمد صاحب کا مضمون شامل اشاعت ہیں۔

○ تبصرہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم از پیام شاہجہان پوری، صفحات ۲۹۶، شائع کردہ ادارہ تاریخ و تحقیق۔ این/۲۳۔ عوامی فلیٹس، ریواز گارڈن، لاہور ــ (اکتوبر ۱۹۹۹ء ــ قیمت:=/۱۰۰)

یہ کتاب انگلستان کے معروف مصنف تھامس کارلائل کی مشہور کتاب "ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ" میں سے باب "ہیرو ایز پرافٹ" کا اردو ترجمہ ہے۔ انگریزی سے اردو ترجمہ محترم پیام شاہجہان پوری نے کیا ہے۔ پیام صاحب کی ہر کتاب نہایت عرق ریزی اور تحقیق کا مرقع ہوتی ہے اور وہ موضوع کو کسی لحاظ سے تشنہ نہیں رہنے دیتے۔ اس ترجمہ میں تحقیق کا انداز ان کے ہی "حرف مدعا" سے لگایا جا سکتا ہے جو ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ مترجم نے کتاب کے دوسرے حصہ میں کارلائل کی اسلام کے متعلق کم علمی یا غلط فہمیوں کا ازالہ بھی بڑے مؤثر انداز میں کیا ہے جو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ تھامس کارلائل جیسے بلند پایہ مصنف کی ادق اور بلند پایہ خیالات سے بھرپور انگریزی عبارت کو اردو میں ڈھالنا اور پھر اس میں اردو زبان کی روانی اور چاشنی کو قائم رکھنا پیام صاحب کے ہی حصہ میں آیا ہے۔ ترجمہ میں خطوط واحدانی میں اضافہ کے ذریعہ مترجم نے مفہوم کی ادائیگی اور عبارت کے حسن میں قابل قدر اضافہ کیا ہے اور قاری کو یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے یہ کتاب اردو زبان میں ہی لکھی گئی ہے۔ تھامس کارلائل نے رسول اکرم صلعم کی زندگی، ان کی تعلیمات اور نظریات کو تاریخ کے تناظر میں کیسے دیکھا۔ کیا تاثرات قائم کئے اور کس بھرپور انداز اور زوردار طریق پر داد تحسین دی ہے۔ اس کا لطف تو ترجمہ پڑھنے سے ہی آئے گا۔

اس ترجمہ پر تفصیلی تبصرہ مع خوبصورت اقتباسات رسالہ "پیغام صلح" کے آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ اس وقت صرف چند اقتباس درج کئے جاتے ہیں جن میں تھامس کارلائل نے ایثار نفس، رمضان اور دوسروں سے خیرخواہی کے متعلق اسلام اور بانی اسلام حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔

"حرف مدعا"

"یورپ کے ممتاز مسیحی دانشور تھامس کارلائل نے قریباً ڈیڑھ صدی قبل ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی شخصیت اور سوانح کے بارے میں ۸ مئی ۱۸۴۰ء کو جمعہ کے دن لندن کے ایک ہال میں بڑا بھرپور لیکچر دیا تھا جو ان کی کتاب "HEROES AND HERO WORSHIP" میں دوسرے لیکچر کے طور پر شامل ہے اور اس کا عنوان ہے "THE HERO AS PROPHET"۔ کارلائل کا ہم سب پر یہ بہت بڑا احسان ہے کہ یورپ کے تنگ نظر اور متعصب پادریوں اور ان کے زیر اثر بعض مسیحی مصنفوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے بارے میں جو غلط اور گمراہ کن خیالات اہل یورپ میں پھیلا دیئے تھے، کارلائل نے اپنے اس بصیرت افروز لیکچر میں ان کا قلع قمع کر دیا اور ہمارے رسولؐ معظم کی مقدس شخصیت کے جوہر تاباں کو پوری تابانی سے نمایاں کرنے کی کوشش کی۔

کارلائل کے اس لیکچر کا اردو زبان میں پہلا ترجمہ پروفیسر مہدی حسین ناصری نے کیا اور یہ ترجمہ "سرور انبیاءؑ" کے نام

سے ۱۹۱۲ء میں معیار پریس، رستم نگر، لکھنؤ کے زیر اہتمام شائع ہوا۔ اس کی ضخامت ۶۴ صفحات ہے اور اس کے ساتھ بعض مفید ضمیمے بھی شامل ہیں۔ مجموعی ضخامت ۹۷ صفحات ہے۔ ناصری صاحب نے کسی قدر اختصار سے کارلائل کی بعض غلطیوں کی نشاندہی کی اور ان کے ازالے کی کوشش بھی فرمائی۔

اسی ترجمے کا دوسرا ایڈیشن نظر ثانی کے بعد ۱۹۱۷ء میں نیشنل پریس، الہ آباد سے شائع ہوا۔ اس میں بہت سے مفید اضافے کئے گئے۔ اس دوسرے ایڈیشن کی ضخامت ۱۲۶ صفحات تھی، مگر اب یہ دونوں ایڈیشن ناپید ہیں۔ میں نے اس کا دوسرا ایڈیشن پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں دیکھا تھا بلکہ مذکورہ لائبریری کے سربراہ اور اپنے کرم فرما جناب جمیل احمد رضوی کی عنایت سے اس کی فوٹو سٹیٹ کاپی بھی حاصل کر لی تھی۔

کارلائل کے اس لیکچر کا دوسرا ترجمہ پروفیسر اعظم خاں، لیکچرار، جامعہ عثمانیہ، حیدر آباد دکن نے "سید الانبیاءؐ" کے نام سے کیا۔ اس ترجمے کو ایک بہت بڑا اعزاز یہ حاصل ہے کہ اس کا پیش لفظ قائداعظم محمد علی جناح نے لکھا تھا۔ جس میں انہوں نے کارلائل کے اس لیکچر کو بہت بڑا اور قابل قدر کارنامہ قرار دیا ہے۔ اسے "مرد عاقل" کے لقب سے نوازا ہے۔ یہ پیش لفظ قائداعظم نے ۲۶ اگست ۱۹۴۴ء کو مالابار ہل، بمبئی میں سپرد قلم کیا تھا۔ اس ترجمے کا پہلا ایڈیشن ۱۹۴۴ء کے قریب اور قیام پاکستان سے قبل شائع ہوا مگر یہ ایڈیشن ہماری نظر سے نہیں گزر سکا۔ اس ترجمے کا دوسرا ایڈیشن قیام پاکستان کے بعد اکتوبر ۱۹۵۱ء میں کاروان ادب، کراچی کے زیر اہتمام شائع ہوا۔ اس کی ضخامت ۹۶ صفحات ہے۔ ایک بھرپور مقدمہ اور کارلائل کے مختصر سوانح بھی شامل اشاعت کئے گئے ہیں۔

زیر نظر ترجمہ جو اس وقت آپ کے ہاتھ میں ہے ان دونوں ترجموں کو سامنے رکھ کر کیا گیا ہے اور ترجمہ کرتے وقت کارلائل کی اصل کتاب "ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ" کے اس ایڈیشن کو سامنے رکھا گیا ہے جو ۱۹۶۴ء میں DENT:London کے زیر اہتمام W.HUDSON کے انٹروڈکشن کے ساتھ شائع ہوا تھا۔ کارلائل کی کتاب کا یہ انگریزی ایڈیشن میرے عزیز دوست اور گورنمنٹ کالج لاہور کے استاد پروفیسر شیر محمد گریوال صاحب نے میرے لئے مہیا کیا۔ میں ان کا ممنون ہوں۔

کارلائل کے انگریزی لیکچر اور اس کے دونوں فاضلانہ ترجموں میں ابواب قائم کرنے کا اہتمام نہیں کیا گیا۔ یہ اہتمام میں نے کیا ہے اور ذیلی عنوانات بھی قائم کر دیئے ہیں تاکہ کتاب میں تنوع پیدا ہو جائے اور اسے زیادہ قابل فہم بنایا جا سکے۔ یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ حضور اقدسؐ کی سیرت و سوانح اور شخصیت سے متعلق ہے جو کارلائل کے خیالات و افکار کا ترجمہ ہے۔ دوسرا حصہ قرآن شریف اور اسلام کے بارے میں کارلائل کے ان غلط خیالات کی تردید کے لئے وقف ہے جو انہوں نے اپنے اس لیکچر میں ظاہر کئے ہیں۔ اگر میں ان غلط خیالات کی تردید نہ کرتا تو کتاب کے قارئین بجا طور پر یہ تاثر لیتے کہ بطور مترجم شاید مجھے بھی کارلائل کے ان غلط خیالات سے اتفاق ہے۔

یہاں اس امر کی وضاحت کر دوں کہ کتاب کے دوسرے حصے میں کارلائل کے خیالات کی تردید کرتے ہوئے "اسلام اور مسیحیت" کے زیر عنوان قرآن اور بائبل کا جو تقابلی موازنہ میں نے پیش کیا ہے اس میں مجھے بائبل کی بعض عبارتوں کو زیر بحث لانا پڑا۔ یہ ناخوشگوار فرض میں نے مجبوراً ادا کیا مگر اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ میں بائبل کو ناقابل اعتنا سمجھتا ہوں۔ ہرگز ایسا

نہیں۔ بائبل میں شامل کتابیں جو اللہ کے مقدس انبیاء سے منسوب ہیں وہ بلاشبہ آسمانی صحائف ہیں جن پر ایمان لانا ہم پر فرض کیا گیا ہے مگر افسوس کہ بعد کے لوگوں نے ان میں تغیر و تبدل کر دیا۔ ہمارے پیش نظر بائبل کے یہی موجودہ تحریف شدہ صحائف ہیں نہ کہ وہ اصل صحائف جو حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت مسیحؑ ابن مریمؑ پر نازل ہوئے تھے۔ ان کا تو ایک ایک لفظ سچائی پر مبنی تھا۔ ان کے جو حصے تحریف سے محفوظ رہے ان میں یہ سچائی آج بھی جھلک رہی ہے جیسے حضرت مسیح علیہ السلام کا "خطبہ کوہ" جو "پہاڑی وعظ" کے نام سے مشہور ہے۔" (ص ص ۳-۶)

کارلائل کے لیکچر سے چند اقتباس

"اسلام ایثار نفس سے عبارت ہے یعنی اپنی خواہشات اور ضروریات کو دوسروں پر قربان کر دینا اور اپنے نفس کو مار دینا۔ یہ ہے عقل کا وہ نکتہ کمال جس کا قدرت کی طرف سے ابتک دنیا پر انکشاف ہو سکا ہے۔ یہی وہ نور ہے جو اس رسولؐ کو عطا ہوا تھا تاکہ ظلمت کے وہ سارے پردے چاک ہو جائیں جو عالم روحانیت پر پڑے ہوئے تھے۔ انسانی زندگی کو ابدیت بخشنے والا یہ نور جو ا حیات و ممات کے اس عالم تاریک میں جلوہ فگن ہوا اور جسے حضرت محمد صلعم نے وحی اور جبرائیل کے الفاظ سے موسوم کیا۔ وحی کے اس مہر منور کو اور کس نام سے پکارا جائے۔ کیا اس سے بہتر کوئی نام ہو سکتا ہے۔" (ص۵۶)

پھر کارلائل رمضان کے متعلق ایک جگہ لکھتا ہے:

"رمضان کیا ہے؟ جسے اسلامی تعلیمات اور خود رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں غیر معمولی اہمیت حاصل ہوئی، ترک خواہشات کے اس اصول ہی کی طرف تو مسلمانوں کی رہنمائی کرتا ہے اگر کوئی کہتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سے مدعا صاف اور واضح طور پر تہذیب نفس اور تربیت اخلاق نہ تھا تو بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ اسی نوعیت کا کوئی اعلیٰ و ارفع مقصد ضرور اس کے پیش نظر تھا جس کی ہمیں داد دینی پڑے گی۔" (ص ص۹۹، ۱۰۰)

پھر آگے چل کر کارلائل ایک اور جگہ لکھتا ہے۔

"مجھے حضرت محمدؐ کے ارشادات میں آپؐ کا یہ ارشاد بہت پسند آیا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں ایک دوسرے کیلئے ہمدردی کا جذبہ پیدا کر دیا۔ اگر وہ تمہیں اس جذبے سے محروم رکھتا تو تمہارا کیا حال ہوتا۔ بلاشبہ ان الفاظ میں ایک ایسا خیال پیش کیا گیا ہے جو نہایت اعلیٰ اور نادر ہے اشیاء اور معاملات کو حقیقت بینی سے دیکھنے کی ایک اچھوتی مثال ہے۔" (ص ص ۸۲، ۸۳)